کیا پیٹ نہ بھرے بددعا ہے؟

بعض لوگ صحیح مسلم کی حدیث سے غلط استدلال کرتے ہیں کہ گویا نبی ﷺ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو بددعا دی جبکہ یہ بات درست نہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے 6628 نمبر پہ یہ حدیث لکھنے کے ساتھ اس کا مفہوم بھی سمجھا دیا کہ یہ بددعا نہیں بلکہ دعائیہ کلمات ہیں۔ اگر آپ صحیح مسلم کی اس حدیث پہ جو باب ہے وہی پڑھ لیں تو مفہوم سمجھ جائیں گے کہ "نبی ﷺ نے کسی شخص پہ لعنت کی ہو یا برا کہا ہو یا اس کے خلاف بددعا کی ہو اور وہ اس کا مستحق نہ ہو تو یہ بددعا اس کے لئے اجر اور رحمت کا باعث بن جائے گی" بعض جہلاء اس حدیث میں تحریف کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کا حکم سن کر بھی کھانا کھاتے رہے بات نہ مانی جبکہ یہ بات سراسر خیانت پہ مبنی ہے روایت میں ایسا کچھ نہیں ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ تک یہ پیغام پہنچا ہو کہ نبی ﷺ نے آپکو بلایا ہے فقط اتنا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بھیجا بلانے کے لئے انہوں نے فرمایا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کسی نے خبر ہی نہیں دی کہ نبی ﷺ نے آپکو بلایا ہے۔

[٦٦٢٨] ٩٦-(٢٦٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ؛ وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْقَصَّابِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ، قَالَ: فَجَاءَ فَحَطَأَنِي حَطْأَةً، وَقَالَ: «اذْهَبْ وَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ». قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: هُوَ يَأْكُلُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي: «اذْهَبْ فَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ» قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: هُوَ يَأْكُلُ، فَقَالَ: «لَا أَشْبَعَ اللهُ بَطْنَهُ».

[6628] محمد بن مثنیٰ عنزی اور ابن بشار نے ہمیں حدیث بیان کی ـــ الفاظ ابن مثنیٰ کے ہیں ـــ دونوں نے کہا: ہمیں امیہ بن خالد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابوحمزہ قصاب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا، کہا: آپ آئے اور میرے دونوں شانوں کے درمیان اپنے کھلے ہاتھ سے ہلکی سی ضرب لگائی (مقصود پیار کا اظہار تھا) اور فرمایا: ''جاؤ، میرے لیے معاویہ کو بلالاؤ۔'' میں نے آپ سے آکر کہا: وہ کھانا کھارہے ہیں۔ آپ نے دوبارہ مجھ سے فرمایا: ''جاؤ، معاویہ کو بلالاؤ۔'' میں نے پھر آکر کہا: وہ کھانا کھارہے ہیں، تو آپ نے فرمایا: ''اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے۔''

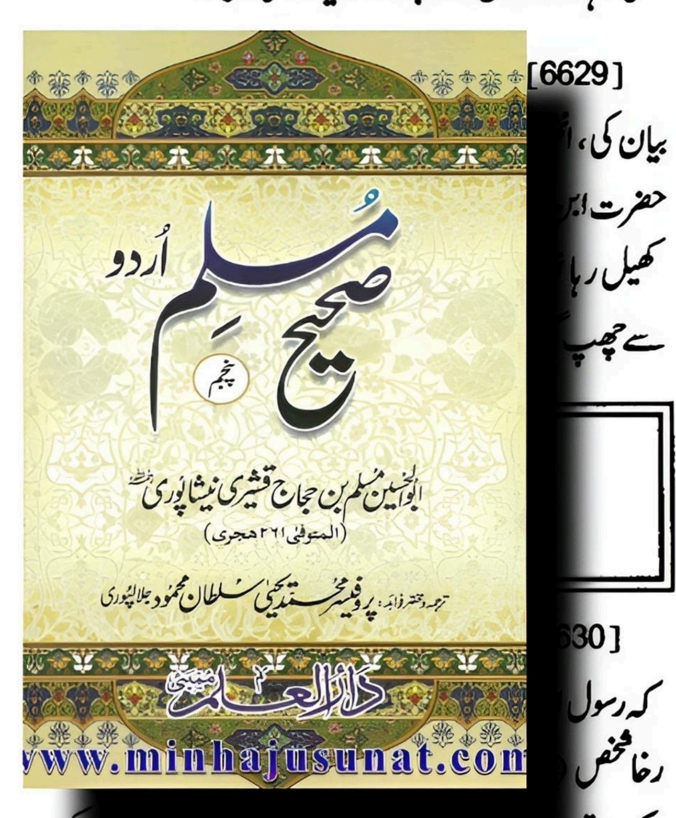
فائدہ: آپ ﷺ نے یہ جملہ بددعا کی غرض سے نہ کہا، پھر بھی رسول اللہ ﷺ کے اللہ تعالیٰ سے لیے ہوئے عہد کی برکت سے اس جملے کی برکت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوگئی اور وہ انتہائی مالدار اور خوش حال ہوگئے۔

قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: قُلْتُ لِأُمَيَّةَ: مَا حَطَأَنِي؟ قَالَ: قَفَدَنِي قَفْدَةً.

ابن مثنیٰ نے کہا: میں نے امیہ سے پوچھا: حَطَأَنِي کا کیا معنی ہے؟ تو انھوں نے کہا: مجھے ایک تھپکی دی۔

[٦٦٢٩] ٩٧-(...) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ. سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ. فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاخْتَبَأْتُ مِنْهُ. فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

[6629]
بیان کی، ا
حضرت ابن
کھیل رہا
سے چھپ



(المعجم ٢٦) (بَابُ ذَمِّ ذِي الْوَجْهَيْنِ، وَتَحْرِيمِ فِعْلِهِ) (التحفة ٢٦)

[٦٦٣٠] ٩٨-(٢٥٢٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ،

[6630]
کہ رسول
رخا شخص
کے ساتھ ملتا ہے اور ان لوگوں سے دوسرے چہرے کے

کیا پیٹ نہ بھرے بددعا ہے؟

امام مسلمؒ نے جہاں سیدنا معاویہؓ کے متعلق 6628 نمبر پر یہ حدیث لکھی کہ "اللہ معاویہؓ کا پیٹ نہ بھرے" اسی کے ایک حدیث پیچھے 6627 نمبر پہ ایک حدیث لکھی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لڑکی کے متعلق فرمایا "تیری عمر بڑی نہ ہو" بظاہر اب یہ الفاظ بدعا کے لگتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ دعائیہ کلمات ہیں۔ روایت مکمل پڑھیں تو بات صاف ہو جائے گی کہ جب ام سلیمؓ تک یہ بات پہنچی کہ اس یتیم لڑکی کو نبی ﷺ نے فرمایا تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو نبی ﷺ مسکرانے لگے اور فرمایا کہ میں بھی ایک بشر ہوں اگر میں کسی کو کوئی برے الفاظ کہہ دوں جو وہ اس کا مستحق نہ ہو تو قیامت کے دن وہ اس کے لئے باعث رحمت ہو گا۔ ایک ہی جگہ یہ احادیث لکھ کے امام مسلمؒ نے بھی اپنا موقف واضح کر دیا کہ یہ بددعا نہیں۔

[٦٦٢٧] ٩٥-(٢٦٠٣) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَتْ عِنْدَ أُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيمَةٌ، وَهِيَ أُمُّ أَنَسٍ، فَرَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْيَتِيمَةَ، فَقَالَ: «آنْتِ هِيَهْ؟ لَقَدْ كَبِرْتِ، لَا كَبِرَ سِنُّكِ» فَرَجَعَتِ الْيَتِيمَةُ إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تَبْكِي، فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: مَا لَكِ؟ يَا بُنَيَّةُ! قَالَتِ الْجَارِيَةُ: دَعَا عَلَيَّ نَبِيُّ اللهِ ﷺ أَنْ لَا يَكْبَرَ سِنِّي، فَالْآنَ لَا يَكْبَرُ سِنِّي أَبَدًا، أَوْ قَالَتْ قَرْنِي، فَخَرَجَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مُسْتَعْجِلَةً تَلُوثُ خِمَارَهَا، حَتَّى لَقِيَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا لَكِ؟ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ!» فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ! أَدَعَوْتَ عَلَى يَتِيمَتِي؟ قَالَ: «وَمَا ذَاكِ؟ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ!» قَالَتْ: زَعَمَتْ أَنَّكَ دَعَ...

قَالَ: ...

أُمَّ سُ...

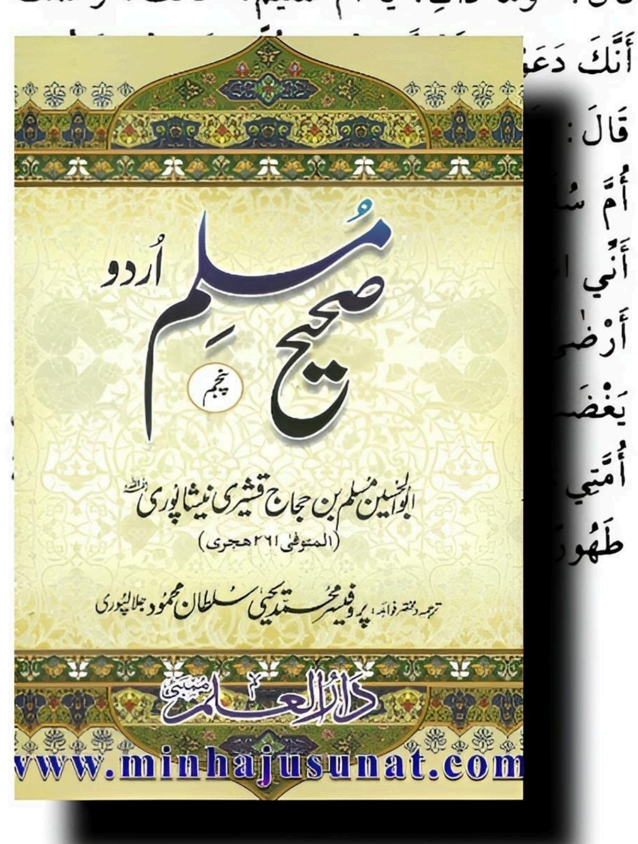
أَنِّي ا...

أَرْضَ...

يَغْضَ...

أُمَّتِي...

طَهُو...



وَقَالَ أَبُو مَعْنٍ: يُتَيِّمَةٌ، بِالتَّصْغِيرِ، فِي

[6627] زُہیر بن حرب اور ابومعن رقاشی نے ہمیں حدیث بیان کی۔۔ اور الفاظ زہیر کے ہیں۔۔ دونوں نے کہا: ہمیں عمر بن یونس نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عکرمہ بن عمار نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسحٰق بن ابی طلحہ نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی اور یہی (ام سلیم رضی اللہ عنہا) ام انس بھی کہلاتی تھیں، رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا تو فرمایا: ''تو وہی لڑکی ہے، تو بڑی ہوگئی ہے! تیری عمر (اس تیزی سے) بڑی نہ ہو!'' وہ لڑکی روتی ہوئی واپس حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس گئی، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے پوچھا: بیٹی! تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا: نبی ﷺ نے میرے خلاف دعا فرما دی ہے کہ میری عمر زیادہ نہ ہو، اب میری عمر کسی صورت زیادہ نہ ہوگی، یا کہا: اب میرا زمانہ ہرگز زیادہ نہیں ہوگا، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا جلدی سے دوپٹہ لپیٹتے ہوئی نکلیں، حتی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں، رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''ام سلیم! کیا بات ہے؟'' حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے نبی! کیا آپ نے میری (پالی ہوئی) یتیم لڑکی کے خلاف دعا کی ہے؟ آپ نے پوچھا: ''یہ کیا بات ہے؟'' حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ کہتی ہے: آپ نے دعا فرمائی ہے کہ اس کی عمر زیادہ نہ ہو، اور اس کا زمانہ لمبا نہ ہو، (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو رسول اللہ ﷺ ہنسے، پھر فرمایا: ''ام سلیم! کیا تمھیں معلوم نہیں ہے کہ میں نے اپنے رب سے پختہ عہد لیا ہے، میں نے کہا: میں ایک بشر ہی ہوں، جس طرح ایک بشر خوش ہوتا ہے، میں بھی خوش ہوتا ہوں اور جس طرح بشر ناراض ہوتے ہیں میں بھی ناراض ہوتا ہوں۔ تو میری امت میں سے کوئی بھی آدمی جس کے خلاف میں نے دعا کی اور وہ اس کا مستحق نہ تھا تو اس دعا کو قیامت کے دن اس کے لیے پاکیزگی، گناہوں سے صفائی اور ایسی قربت بنا دے جس کے ذریعے سے تو اسے اپنے قریب فرما لے۔''

ابومعن نے کہا: حدیث میں تینوں جگہ (یتیمہ کے بجائے)

کیا پیٹ نہ بھرے بددعا ہے؟

اس کی مثال یوں مزید ایک حدیث سے سمجھیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کو کسی موقع پہ فرما دیا کہ "تیرا ہاتھ خاک آلود ہو" اب جس طرح یہ بددعا نہیں اسی طرح سیدنا معاویہؓ کے لئے وہ کلمات بھی بددعا نہیں کہ "اللہ معاویہؓ کا پیٹ نہ بھرے" یہ کلمات عرب غیر ارادی طور پہ بولا کرتے تھے بطورِ تکیہ کلام نہ کہ کسی کو بددعا دینے کے لئے۔

(٥٠) بَابُ الْحَيَاءِ فِي الْعِلْمِ

باب: 50- علم کے لیے شرم سے کام لینا

(درست نہیں)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَا يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْيٍ وَّلَا مُسْتَكْبِرٌ. وَقَالَتْ عَائِشَةُ: نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَّتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ.

حضرت مجاہد کہتے ہیں: حیا کرنے والا اور تکبر کرنے والا علم حاصل نہیں کر سکتا۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: انصار کی عورتیں کیا خوب ہیں، انھیں دین میں سمجھ حاصل کرنے میں شرم دامن گیر نہیں ہوتی۔

١٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ» فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ - تَعْنِي وَجْهَهَا - وَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! وَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ: «نَعَمْ، تَرِبَتْ يَمِينُكِ، فَبِمَ يُشْبِهُ

٦٠٩١

١٣١

عَنْ عَبْ

أَنَّ رَسُ

لَّا يَسْقُ

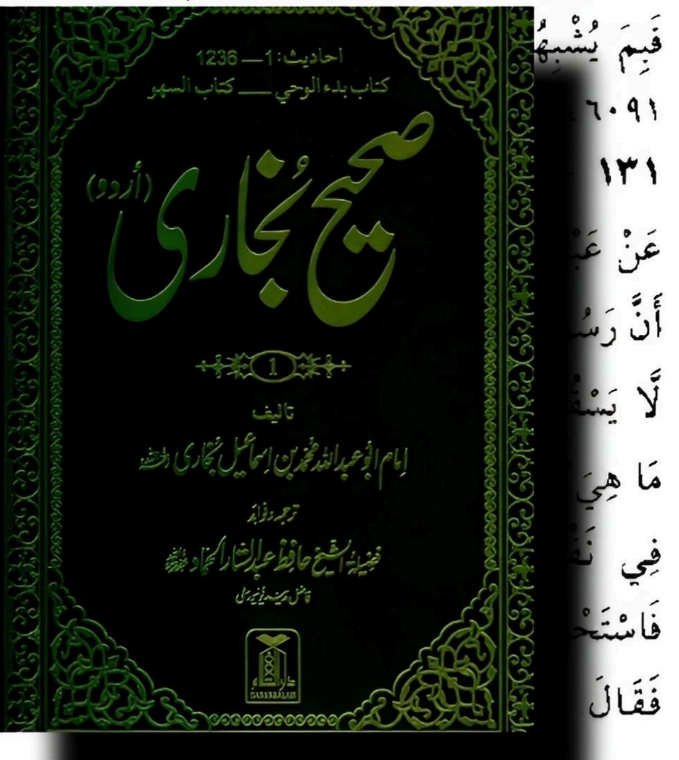
مَا هِيَ

فِي نَفْ

فَاسْتَحْ

فَقَالَ

[130] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، ام سلیم ؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا، کیا عورت کو احتلام ہو تو اسے غسل کرنا چاہیے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں جبکہ (اپنے کپڑے پر) پانی دیکھے۔'' ام سلمہ ؓ نے (شرم سے) اپنا منہ چھپا لیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں تیرا ہاتھ خاک آلود ہو، پھر بچے کی صورت ماں سے کیوں کر ملتی ہے؟''



[131] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے۔ اس کی شان مسلمان کی طرح ہے۔ بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟'' یہ سن کر لوگوں کے خیالات جنگل کے درختوں کی طرف گئے، لیکن میرے ذہن میں یہ آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں: (لیکن) مجھے شرم دامن گیر ہو گئی۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہی بتائیں وہ کون سا درخت

کیا پیٹ نہ بھرے بددعا ہے؟

اسی ضمن میں ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں جس میں رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوذرؓ کو فرمایا کہ "تیری ماں کے لئے افسوس تیری ماں تجھے گم پائے" یعنی کہ تم گم ہو جاؤ یا فوت ہو جاؤ اور تمہاری ماں تم پہ روئے۔ اب یہ جملہ بظاہر تو بددعا معلوم ہوتا ہے لیکن نہیں۔ یہ بس عربوں میں محاورے کے لئے یہ بات کہی جاتی ہے۔ ایسے جملوں کو عرب بطور تکیہ کلام استعمال کرتے ہیں اس میں بددعا مقصود نہیں ہوتی۔

٣٣٢- حَدَّثَنا عَمْرُو بنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنا خَالِدٌ؛ ح: وحدثنا مُسَدَّدٌ قال: حَدَّثَنا خَالِدٌ يَعْني ابنَ عَبْدِ الله الْوَاسِطِيَّ، عن خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عن أَبِي قِلَابَةَ، عن عَمْرِو ابنِ بُجْدَانَ، عن أبي ذَرٍّ قال: اجْتَمَعَتْ غُنَيْمَةٌ عِنْدَ رَسُولِ الله ﷺ، فقال: «يَا أَبَاذَرٍّ! ابْدُ فِيهَا». فَبَدَوْتُ إلَى الرَّبَذَةِ فَكَانَتْ تُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَأَمْكُثُ الخَمْسَ وَالسِّتَّ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فقال: «أبُوذَرٍّ؟» فَسَكَتُّ، فقال: «ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ أَبَا ذَرٍّ، لِأُمِّكَ الْوَيْلُ» فَدَعَا لِي بِجَارِيَةٍ سَوْدَاءَ، فَجَاءَتْ بِعُسٍّ فِيهِ مَاءٌ فَسَتَرَتْنِي بِثَوْبٍ وَ... فَكَأَنِّي ... «الصَّعِ... عَشْرَ ... جِلْدَكَ ... غُنَيْمَةٌ ...

٣٣٢- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں کچھ بکریاں جمع ہو گئیں تو آپ نے فرمایا: ''اے ابوذر! انہیں لے کر باہر جنگل میں چلے جاؤ۔'' چنانچہ میں ربذہ کے بادیے میں چلا گیا۔ پس میں جنبی ہو گیا تو پانچ چھ دن وہاں رہا پھر نبی ﷺ کے پاس آ گیا۔ آپ نے کہا: ''ابوذر!'' تو میں خاموش رہا۔ آپ نے فرمایا: ''تجھے تیری ماں گم کرے' ابوذر! تیری ماں کے لیے افسوس۔'' آپ نے میری خاطر ایک کالی سی لونڈی کو بلوایا تو وہ ایک بڑا پیالہ لے آئی' اس میں پانی تھا۔ اس نے مجھے کپڑے سے پردہ کر دیا اور (دوسری طرف سے) میں اپنی سواری کی اوٹ میں ہو گیا اور غسل کیا تو (اس طرح) میرے سر سے گویا ایک پہاڑ اتر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پاک مٹی مسلمان کے لیے طہارت کا ذریعہ ہے اگرچہ دس سال تک (پانی نہ پائے) پھر جب تمہیں پانی ملے تو اسے اپنے جسم پر ڈالو۔ یقیناً یہ بہتر ہے۔'' مسدد نے بیان کیا کہ یہ بکریاں صدقے کی تھیں۔ اور عمرو کی حدیث زیادہ کامل ہے۔



٣٣ ... حَدَّثَنا ... رَجُلٍ مِ... فَأَهَمَّنِي ...

٣٣٣- جناب ابوقلابہ بنی عامر کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں' اس شخص کا بیان ہے کہ میں نے اسلام قبول کر لیا مگر میرے دین نے مجھے فکر میں ڈال دیا۔ چنانچہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' تو ابوذر

◄◄ ح: ١٢٤ من حديث خالد الحذاء به وقال: "حسن صحيح"، وصححه ابن خزيمة، ح: ٢٢٩٢، وابن حبان، ح: ١٣٠٨، ١٣٠٩، والحاكم: ١/ ١٧٠، ١٧٧، ووافقه الذهبي * عمرو بن بجدان ليس بمجهول، بل وثقه الجمهور، فحديثه لا ينزل عن درجة الحسن.

٣٣٣- تخريج: [صحيح] أخرجه البيهقي: ١/ ٢١٧ من حديث أبي داود به، وانظر الحديث السابق.

کیا پیٹ نہ بھرے بددعا ہے؟

اسی طرح حضرت صفیہؓ کو نبی ﷺ نے فرمایا "عقری حلقی" یعنی تو بانجھ ہو تیرے حلق میں بیماری ہو۔ جہاں باقی اصحاب کے متعلق آئے کہ صفیہ تو بانجھ ہو، اے لڑکی تیری عمر نہ بڑھے، تیرا ہاتھ خاک آلود ہو، تیری عمر نہ بڑھے وغیرہ وغیرہ تو وہ بددعا نہیں لیکن اسی طرز کا جملہ جو عرب بطور تکیہ کلام استعمال کرتے تھے سیدنا معاویہؓ کے متعلق آ جائے کہ "اللہ معاویہؓ کا پیٹ نہ بھرے" تو یہ فوراً بددعا بن جاتی ہے۔ ہم ایسے دوغلی پالیسیوں اور ایسے شر سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

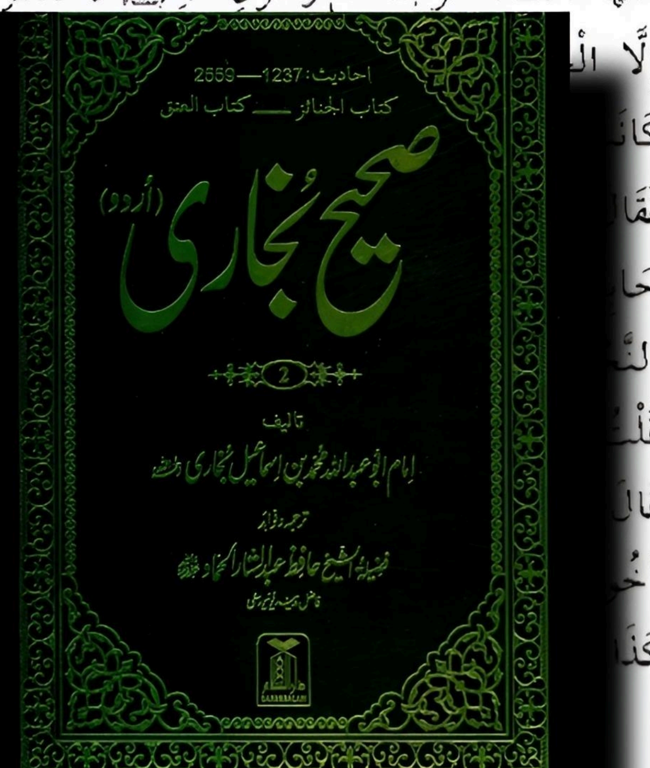
(١٥١) بَابُ الْإِدِّلَاجِ مِنَ الْمُحَصَّبِ

باب: 151 - وادئ محصب سے رات کے آخری حصے میں روانہ ہونا

١٧٧١ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ، فَقَالَتْ: مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَقْرَى حَلْقَى، أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قِيلَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَانْفِرِي». [راجع: ٢٩٤]

[1771] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت صفیہ ؓ کو روانگی کی رات حیض آ گیا تو انھوں نے کہا: میرے خیال کے مطابق میں تمھارے کوچ میں رکاوٹ ہوں گی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عقریٰ حلقیٰ! کیا اس نے قربانی کے دن طواف زیارت کیا تھا؟'' عرض کیا گیا: ہاں! تو آپ نے فرمایا: ''رخت سفر باندھو اور روانہ ہو جاؤ۔''

١٧٧٢ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَزَادَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْـ
كَانَ
فَقَا
حَا
النَّ
قُلْتُ
قَالَ
أُخْ
كَذَا



[1772] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مدینہ سے نکلے تو ہماری زبانوں پر صرف حج کا ذکر تھا۔ جب ہم مکہ پہنچ گئے تو آپ نے ہمیں احرام کھول دینے کا حکم دیا۔ اور جب روانگی کی رات تھی تو حضرت صفیہ بنت حیی ؓ کو حیض آ گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''حلقیٰ عقریٰ! میرا خیال ہے کہ وہ تمھیں سفر سے روک دے گی۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''کیا تو نے قربانی کے دن طواف زیارت کیا تھا؟'' صفیہ ؓ نے کہا: جی ہاں! تو آپ نے فرمایا: ''پھر سفر پر روانہ ہو جاؤ۔'' حضرت عائشہ ؓ نے کہا کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں حلال نہیں ہوئی (میں نے حج کا احرام نہیں کھولا ہے۔) آپ نے فرمایا: ''تم مقام تنعیم سے احرام باندھ کر عمرہ کر لو۔'' چنانچہ ان کے ساتھ ان کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن ؓ گئے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: ہم آپ کو رات کے آخری حصے میں ملے تو آپ نے فرمایا: ''ہم تمھارا انتظار فلاں جگہ پر کریں گے۔''

امام مسلمؒ کے نزدیک پیٹ نہ بھرے بددعا نہیں

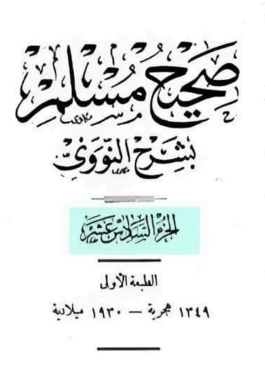
شارحِ صحیح مسلم حافظ نوویؒ فرماتے ہیں کہ امام مسلمؒ نے اس حدیث سے یہ فہم لیا ہے کہ سیدنا معاویہؓ بددعا کے مستحق نہیں تھے۔یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو اس باب میں ذکر کیا ہے۔امام مسلم کے علاوہ دیگر اہل علم نے بھی اس حدیث کو سیدنا معاویہؓ کے مناقب میں شامل کیا ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ حقیقت میں ان کے لیے دُعا بن گئے تھے۔ (شرح صحیح مسلم للنووی 156/16)

اُذْهَبْ فَادْعُ لِى مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ

قُلْتُ لِأُمَيَّةَ مَا حَطَأَنِى قَالَ قَفَدَنِى قَفْدَةً حَدَّثَنِى إِسْ

شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاس

فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَبَأْتُ مِنْهُ فَذَكَرَ



حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِى

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّ

بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ

وقفدنى بقاف ثم فاء ثم دال مهملة وقوله حطأة بفتح الحاء واسكان الطاء بعدها همزة وهو الضرب باليد مبسوطة بين الكتفين وانما فعل هذا بابن عباس ملاطفة وتأنيسا وأما دعاؤه على معاوية أن لا يشبع حين تأخر ففيه الجوابان السابقان أحدهما أنه جرى على اللسان بلا قصد والثانى أنه عقوبة له لتأخره وقد فهم مسلم رحمه الله من هذا الحديث أن معاوية لم يكن مستحقا للدعاء عليه فلهذا أدخله فى هذا الباب وجعله غيره من مناقب معاوية لأنه فى الحقيقة يصير دعاء له وفى هذا الحديث جواز ترك الصبيان يلعبون بما ليس بحرام وفيه اعتماد الصبي فيما يرسل فيه من دعاء انسان ونحوه من حمل هدية وطلب حاجة وأشباهه وفيه جواز ارسال صبي غيره ممن يدل عليه فى مثل هذا ولا يقال هذا تصرف فى منفعة الصبي لأن هذا قدر يسير ورد الشرع بالمسامحة به للحاجة واطرد به العرف وعمل المسلمين والله أعلم

باب ذم ذى الوجهين وتحريم فعله

قوله صلى الله عليه وسلم ﴿ان من شر الناس ذا الوجهين الذى يأتى هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه﴾ هذا الحديث سبق شرحه والمراد من يأتى كل طائفة ويظهر أنه منهم ومخالف للآخرين مبغض فإن أتى كل طائفة بالاصلاح ونحوه فمحمود

امام نوویؒ کے نزدیک پیٹ نہ بھرے بددعا نہیں

مشہور لغوی، شارحِ مسلم، حافظ یحییٰ بن شرف نوویؒ فرماتے ہیں بعض احادیث میں (صحابہ کرام کے لیے) رسول اللہ ﷺ کی جو بددعا وغیرہ منقول ہے، وہ حقیقت میں بددعا نہیں، بلکہ یہ ان باتوں میں سے ہے جو عرب لوگ بغیر نیت کے بطورِ تکیۂ کلام بول دیتے ہیں۔ (بعض احادیث میں کسی صحابی کو تعلیم دیتے ہوئے) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان کہ "تَرِبَتْ يَمِينُكَ" (تیرا داہنا ہاتھ خاک آلود ہو)، (سیدہ عائشہؓ کو آپ ﷺ کا فرمانا کہ) "عَقْرَى حَلْقَى" (تو بانجھ ہو اور تیرے حلق میں بیماری ہو)، اس حدیث میں یہ فرمان کہ "لَا كَبِرَتْ سِنُّكِ" (تیری عمر زیادہ نہ ہو) اور سیدنا معاویہؓ کے بارے میں آپ ﷺ کا فرمان کہ "لَا أَشْبَعَ اللهُ بَطْنَهُ" (اللہ تعالیٰ ان کا پیٹ نہ بھرے)، یہ ساری باتیں اسی قبیل سے ہیں۔ ایسی باتوں سے اہل عرب بددعا مراد نہیں لیتے۔

(فتح المنعم شرح صحیح مسلم للشیخ موسی شاہین لاشین 85/10)

فتح المنعم
شرح صحيح مسلم

الجزء العاشر

الأستاذ الدكتور
موسى شاهين لاشين

دار الشروق

همزة، أى ضربنى بيده، وبكفه المبسوطة، بين كتفى، وإنما فعل
وذكر المصدر « حطأة » وتنوينه على هذا للتقليل. وفسر الراوى «

يقال: حطأ به الأرض، يحطأ حطأ صرعه، وحطأ الرجل الرج

ويقال: قفد فلانا بفتح القاف والفاء، إذا صفع قفاه بباطن

(اذهب، وادع لى معاوية) بن أبى سفيان، وكان من

(قال: فجئت، فقلت: هو يأكل) فى الكلام طى، أى
بالحضور، وهو يأكل، فجئت.

(ثم قال لى: اذهب، فادع لى معاوية) التعبير بثم ي
عن الإخبار بأنه يأكل، ولعل هذا هو السر فى الدعاء عليه بعد العودة.

(فقال: لا أشبع اللّٰه بطنه) وسيأتى توجيه هذا الدعاء فى فقه الحديث.

فقه الحديث

قال النووى: هذه الأحاديث مبينة لما كان عليه صلى اللّٰه عليه وسلم من الشفقة على أمته، والاعتناء بمصالحهم، والاحتياط لهم، والرغبة فى كل ما ينفعهم.

ثم قال عن الرواية الثامنة، وفيها قيد « بدعوة ليس لها بأهل » قال: وهذه الرواية تبين المراد بباقى الروايات المطلقة، وأنه إنما يكون دعاؤه عليه رحمة وكفارة، وزكاة ونحو ذلك، إذا لم يكن أهلا للدعاء عليه، ولم يكن أهلا لسبه ولعنه، بأن كان مسلما، غير مرتكب لكبيرة ظاهرة، وإلا فقد دعا صلى اللّٰه عليه وسلم على الكفار والمنافقين، ولم يكن ذلك لهم رحمة.

ثم أثار النووى إشكالا أثاره العلماء من قبله وهو: كيف يدعو على من ليس هو بأهل للدعاء عليه؟ وكيف يسب أو يلعن من ليس هو بأهل للسب واللعن؟.

وأجاب بجوابين: الأول: أن المراد ليس بأهل لذلك عند اللّٰه تعالى، وفى باطن الأمر، ولكنه فى الظاهر مستوجب له، فيظهر له صلى اللّٰه عليه وسلم استحقاقه لذلك بأمارة شرعية، ويكون فى باطن الأمر ليس أهلا لذلك، وهو صلى اللّٰه عليه وسلم، مأمور بالحكم بالظاهر، واللّٰه يتولى السرائر.

والثانى: أن ما وقع من سبه ودعائه ليس بمقصود، بل هو مما جرت به عادة العرب، فى وصل كلامها بكلام لا يقصد، كقولهم: تربت يمينك.

وقال عن الرواية الثامنة والتاسعة: وفى هذا الحديث « لا كبرت سنك » وفى حديث معاوية « لا أشبع اللّٰه بطنه » ونحو ذلك، لا يقصدون بشيء من ذلك حقيقة الدعاء، فخاف صلى اللّٰه عليه وسلم أن

امام ذہبیؒ کے نزدیک پیٹ نہ بھرے بددعا نہیں

امام ذہبیؒ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ الفاظ کہ اللہ سیدنا معاویہؓ کا پیٹ نہ بھرے یہ الفاظ سیدنا معاویہؓ کی فضیلت و منقبت کو ظاہر کرتے ہیں۔

(تذکرۃ الحفاظ للذہبی 699/2)

كتاب تذكرة الحفاظ
للإمام أبو عبد الله شمس الدين محمد الذهبي
المتوفى ٧٤٨هـ - ١٣٤٨م
الجزء الثاني
صحح
عن النسخة القديمة المحفوظة في مكتبة الحرم المكي
تحت إعانة وزارة المعارف للحكومة العالية الهندية
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

البرود النوبية و الخضر و يكثر الاستمتاع
و لا يخلو مع ذلك من سرية ، و كان يك
له و تسمن و تخصى .

قال مرة بعض الطلبة : ما اظن ابا عب
للنضرة التى فى وجهه . و قال آخر :
النساء فى ادبارهن ؟ قال فسئل فقال : النبيذ
لكن حدث محمد بن كعب القرظى عن ا
حيث شئت فلا ينبغى ان يتجاوز قوله . قا
صلى الله عليه و آله و سلم عن ادبار النساء و لى فيه مصنف. عامة ما ذكرت
سمعت الوزير ابن خنزابة عن محمد بن موسى المامونى صاحب النسائى ، و قال فيه: سمعت قوما ينكرون على ابى عبد الرحمن كتاب الخصائص لعلى رضى الله عنه و تركه تصنيف فضائل الشيخين، فذكرت له ذلك فقال: دخلت دمشق و المنحرف عن علىّ بها كثير فصنفت كتاب الخصائص رجوت ان يهديهم الله ، ثم انه صنف بعد ذلك فضائل الصحابة ، فقيل له و انا اسمع : ألا تخرج فضائل معاوية ؟ فقال اى شىء اخرج ؟ حديث: اللهم لا تشبع بطنه ، فسكت السائل .

قلت: لعل هذه منقبة معاوية لقول النبى صلى الله عليه و آله و سلم: اللهم من لعنته او شتمته فاجعل ذلك له زكاة و رحمة . قال حافظ خراسان ابو على النيسابورى : حدثنا الامام فى الحديث بلا مدافعة ابو عبد الرحمن النسائى . قال احمد بن نضر ابو طالب الحافظ من يصبر على ما يصبر عليه

امام ابن بطالؒ کے نزدیک پیٹ نہ بھرے بددعا نہیں

شارحِ صحیح بخاری، علامہ ابن بطالؒ اس طرح کی ایک عبارت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ ایسا کلمہ ہے کہ اس سے بددعا مراد نہیں ہوتی اسے صرف تعریف کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، جیسا کہ جب کوئی شاعر عمدہ شعر کہے تو عرب لوگ کہتے ہیں : قَاتَلَہُ اللہُ (اللہ تعالی اسے مارے)، اس نے عمدہ شعر کہا ہے۔

(شرح صحیح بخاری لابن بطال 329/9)

باب : قول النبي عليه السلام

« تربت يمينك » و« عقرى حلقى »

فيه : عائشة : « أن أفلح أخا أبي القعيس استأذن عليّ بعد ما نزل الحجاب ، فقلت : والله لا آذن له حتى أستأذن النبي – عليه السلام – فقال النبي – عليه السلام – : إنه عمك تربت يمينك ... » الحديث .

وفيه : عائشة : « أن النبي – عليه السلام – أراد أن ينفر فرأى صفية على باب خبائها كئيبة حزينة ؛ لأنها كانت حاضت ، فقال : «[عقرى][1] حلقى » – لغة قريش ... » الحديث

قال [المؤلف] [2] : قال ابن السكي[...]

افتقر ولم يدع عليه بذهاب ماله ، وإنما أ[...]

الجد وأنه إن خالفه فقد أساء ، وقال الأ[...]

السلام –: « تربت يمينك » ، و« تربت ي[...]

تقول : انج ثكلتك أمك ، وأنت لا تريد أ[...]

أصابها التراب ولم يدع بالفقر عليها .

وقال أبو زيد : ترب إذا افتقر وإنما أر[...]

التراب . قال النحاس : أي ليس يحصل [...]

ابن كيسان : المثل جرى على أنه إن فاتك [...]

يداك كأنه قال : تربت يداك إن فاتك ، وهذا من الاختصار الذي عرف معناه ، وقال غيره : هي كلمة لا يراد بها الدعاء ، وإنما تستعمل في المدح كما قالوا للشاعر إذا أجاد : قاتله الله لقد أجاد ، وكما قالوا : ويل أمه مسعر حرب ، وهو يتعجب منه ويمدحه ولكنه دعاء

شرح صحيح البخاري
لابن بطال
أبي الحسن علي بن خلف بن عبد الملك
ضبط نصه وعلق عليه
أبو تميم ياسر بن إبراهيم
الجزء التاسع
مكتبة الرشد
الرياض

(١) في « الأصل » : أعقرى . والمثبت من « هـ ، ن » .

(٢) في « الأصل » : المهلب . والمثبت من « هـ » . (٣) في « هـ » : أي .

حافظ ابن کثیرؒ کے نزدیک پیٹ نہ بھرے بددعا نہیں

حافظ ابن کثیرؒ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ امام مسلمؒ نے اس حدیث کو پہلی حدیث کے متصل بعد ذکر کیا ہے۔یوں اس حدیث سے سیدنا معاویہؓ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

(البدایہ والنہایہ 402/11)

وقد انْتَفَع مُعاويةُ بهذه الدعوةِ فى دُنْياه وأُخْراه . أما فى الدنيا فإنه لما صار فى الشامِ أميرًا ، كان يَأْكُلُ فى اليومِ سبعَ مراتٍ ، يُجاءُ بقَصْعةٍ فيها لَحمٌ كثيرٌ وبَصَلٌ فيَأْكُلُ منها ، ويَأْكُلُ فى اليومِ سبعَ أَكَلاتٍ بلحمٍ ، ومِن الحَلْوَى والفاكهةِ شيئًا كثيرًا ، ويقولُ : واللَّهِ ما أَشْبَعُ ، وإنما أَعْيَى . وهذه نِعْمةٌ ومَعِدةٌ يَرْغَبُ فيها كلُّ الملوكِ .

وأمَّا فى الآخِرةِ فقد أتْبَع مسلمٌ هذا الحديثَ بالحديثِ الذى رَواه هو والبُخارىُّ وغيرُهما ، مِن غيرِ وجهٍ[1] عن جماعةٍ مِن الصحابةِ ، أن رسولَ اللَّهِ ﷺ قال : « اللهم إنما أنا بشرٌ ، فأيُّما عبدٍ سبَبْتُه أو جَلَدْتُه أو دَعَوْتُ عليه ، وليس لذلك أهلًا ، فاجعَلْ ذلك كَفَّارةً وقُرْبَةً تُقَرِّبُه بها عندَك يومَ القِيامةِ » . فرَكَّب مسلمٌ مِن الحديثِ الأولِ وهذا الحديثِ فَضيلةً لمُعاويةَ ، ولم يُورِدْ له غيرَ ذلك .



البِدَايَةُ وَالنِّهَايَةُ
للحافظ عماد الدين أبى الفداء إسماعيل
ابن عمر بن كثير القرشى الدمشقى
٧٠١ - ٧٧٤ هـ

تحقيق
الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركى

بالتعاون مع
مركز البحوث والدراسات العربية والإسلامية
بدار هجر

الجزء الحادى عشر

هجر
للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان

وقال المُسَيَّبُ بنُ واضحٍ ، عن أبى إسحاقَ
سليمانَ ، عن عَطاءِ بنِ أبى رَباحٍ ، عن ابنِ عباسٍ
ﷺ فقال : يا محمدُ ، أَقْرِئْ مُعاويةَ السَّلامَ ، و
على كِتابِهِ ووحْيِه ، ونِعْمَ الأمينُ .

ثُم أَوْرَده ابنُ عساكرَ مِن وجهٍ آخرَ ، عن
أَوْرَده أيضًا مِن روايةِ عليٍّ وجابرِ بنِ عبدِ اللَّهِ ، أ
فى اسْتِكْتابِه مُعاويةَ ، فقال : اسْتَكْتِبْه فإنه أمينٌ .

(١) تقدم تخريجه على الصحيحين فى ٩/ ٨٧، كما أخرجه الإمام أحمد فى مسنده ٢/ ٤٨٨، ٤٩٣، ٣/ ٤٠٠، وابن أبى شيبة فى المصنف (٩٥٩٩ - ٩٦٠١).

امام الزہریؒ کے نزدیک پیٹ نہ بھرے بددعا نہیں

مشہور لغوی ابو منصور، محمد بن احمد ،ازہری ایسے کلمات کے بارے میں مستند لغوی ابو عبید سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایسی باتیں عربوں کے اس طریقے کے مطابق ہیں، جس میں وہ کسی کے بارے میں بددعا کرتے ہیں لیکن اس کے وقوع کا ارادہ نہیں کرتے، یعنی بددعا کا پورا ہو جانا مراد ہی نہیں۔

(تہذیب اللغۃ 216/1)

حَلْقَا » . قال : وهذا على مذهب العرب فى الدعاء على الشىء من غير إرادةٍ لوقوعه ، لا يراد به الوقوع .

وقال شمر : قلتُ لأبى عبيد : لم لا تجيز عَقْرَى ؟ فقال : لأن فَعْلَى تجىء نعتاً ، ولم تجىءْ فى الدعاء . فقلتُ : روى ابن شُميل عن العرب : « مُطَيْرَى » وعَقرى أخفُّ منها ؟ فلم ينكره وقال : صيِّروه على وجهين .

وفى حديث عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لمّا مات قرأ أبو بكر حين صعِد إلى منبره فخطب : (إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ) [الزمر ٣٠] قال عمر : « فعَقِرتُ حتى خَرَرْتُ إلى الأرض » قال أبو عبيد : يقال عَقِرَ وبَعِل ، وهو مثل الدَّهَش .

وأخبرنى المنذرىّ عن إبراهيم الحربىّ عن محمود بن غيلان عن النضر بن شميل عن المرماس بن حبيبٍ عن أبيه عن جدّه قال : بعث رسول الله صلى الله عليه عُيَينةَ بن بدرٍ حين أسلمَ الناسُ ودجَا الإسلام ، فهجَم على بنى عدىّ بن جُندَب(١) بذات الشُّقوق ،

فأغاروا عليهم وأخذوا أموالهم حتى أحضروها المدينةَ عند نَبِىِّ الله صلى الله عليه ، فقالت وفود بنى العنبر أُخِذنا يارسولَ الله مسلمين غيرَ مشركين حين خَضْرَمنا النَّعَم . فردَّ النبى صلى الله عليه عليهم ذراريَّهم وعَقَارَ بيوتهم . قال أبو الفضل : قال الحربىّ : ردّ النبى صلى الله عليه عليهم ذراريَّهم لأنه لم يَرَ أن يَسبيَهم إلّا على أمرٍ صحيح ، ووجَدَهم مُقِرِّين بالإسلام . قال إبراهيم : أراد بعقَار بيوتهم أرَضِيهم .

قلت : غلط أبو إسحاق فى تفسير العَقَار هاهنا ، وإنما أراد بعقار بيوتهم أمتعةَ بيوتهم من ...

... الأعـ ...
وأنشـ ...
عَقَار ...
البيـ ...
الأعـ ...

(عقر ٢٧٤) .

(١) فى اللسان : « بنى على بن جندب » . وانظر المعارف ٤٤ .

تراثنا
تهذيب اللغة
لأبى منصور محمد بن أحمد الأزهري
٢٨٢ ـ ٣٧٠
الجزء الأول
حققه وقدم له
عبد السلام محمد هارون
راجعه
محمد علي النجار
المؤسسة المصرية العامة للتأليف والأنباء والنشر
الدار المصرية للتأليف والترجمة

شیخ البانیؒ کے نزدیک پیٹ نہ بھرے بددعا نہیں

شیخ ناصر الدین البانیؒ سیدنا معاویہؓ کے متعلق پیٹ نہ بھرنے والی حدیث کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے سیدنا معاویہؓ کی تنقیص ثابت کرنا گمراہ فرقوں کا کام ہے جبکہ یہ حدیث سیدنا معاویہ ؓ کے فضائل میں ہے۔

(سلسلہ الصحیحہ الالبانی 165/1)

دون قوله: «لا أشبع الله بطنه»، وكأنه من اختصار أحمد أو بعض شيوخه، وزاد في رواية: «وكان كاتبه»، وسندها صحيح.

وقد يستغل بعض الفرق هٰذا الحديث؛ ليتخذوا منه مطعناً في معاوية رضي الله عنه، وليس فيه ما يساعدهم على ذٰلك؛ كيف وفيه أنه كان كاتب النبي ﷺ؟! ولذٰلك قال الحافظ ابن عساكر (١٦ / ٣٤٩ / ٢):

«إنه أصح ما ورد في فضل معاوية».

فالظاهر أن هٰذا الدُّعاء منه ﷺ غير مقصود، بل هو مما جرت به عادة العرب في وصل كلامها بلا نية؛ كقوله ﷺ في بعض نسائه: «عقرى حلقى»[1]، و«تربت يمينكِ»[2]، وقوله في حديث أنس الآتي: «لا كَبُرَ سنكِ».

ويمكن أن يكون ذٰلك منه ﷺ بباعث البشرية التي أفصح عنها هو نفسه عليه السلام في أحاديث كثيرة متواترة؛ منها حديث عائشة رضي الله عنها قالت:

«دخل على رسول الله ﷺ رجلان، فك
فلعنهما وسبهما، فلما خرجا؛ قلت: يا رسول ال
هٰذان؟ قال: وما ذاك؟ قالت: قلت: لعنتَهما و

٨٣ - (أَوَمَا عَلِمْتِ ما شارَطْتُ عل
بَشَرٌ، فأَيُّ المسلمينَ لَعَنْتُهُ أو سَبَبْتُهُ؛ ف

رواه مسلم مع الحديث الذي قبله في باب
أو سبه أو دعا عليه وليس هو أهلاً لذٰلك؛ كان ل

ثم ساق فيه من حديث أنس بن مالك؛

---

(١) متفق عليه من حديث عائشة، وهو مخرج ف

(٢) متفق عليه من حديث أم سلمة، وهو مخرج في «صحيح أبي داود» (٢٣٦).

سلسلة
الأحاديث الصحيحة
وشيء من فقهها وفوائدها

محمد ناصر الدين الألباني

مكتبة المعارف للنشر والتوزيع
لصاحبها سعد بن عبد الرحمن الراشد
الرياض

کیا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ بڑھ گیا تھا اور انہوں نے بیٹھ کر خطبہ دینا شروع کر دیا؟

جو روایت پیش کی جاتی ہے "کتاب الاوائل" سے کہ سیدنا معاویہؓ کا پیٹ بڑھ گیا اور انہوں نے سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ دینا شروع کر دیا تو یہاں اس کی سند ذکر نہیں۔ حاشیہ میں "مصنف ابن ابی شیبہ" کا حوالہ دیا گیا ہے وہ سنداً ثابت نہیں اس میں "مغیرہ بن مقسم الضبی" راوی موجود ہے اور "عن" سے بیان کر رہا ہے سماع کی صراحت ثابت نہیں لہذا روایت ضعیف ہے۔

أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ بِهَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُولِ اللّٰهِ فِي اثْنَي عَشَرَ رَجُلًا. 1

"سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی آمد سے قبل مدینہ میں مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے بارہ آدمیوں کو اسلام پر جمع کیا۔"

سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ دینے والے

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ جَالِسًا مَعَاوِيَةُ حِينَ كَبِرَ وَكَثُرَ شَحْمُهُ وَعَظُمَ بَطْنُهُ. 2

"سب سے پہلے جس نے بیٹھ کر خطبہ (جمعہ) دیا وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں جس وقت وہ بوڑھے ہوئے اور ان پر چربی چڑھ گئی اور پیٹ بڑا ہو گیا۔"

سب سے پہلے عراق میں جمعہ پڑ...



حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

... المبارک

... پڑھائی

... اللّٰہ

... میں

أَوَّلُ ... خُطْبَةِ ﴿إِنَّ اللّٰهَ

... الآية﴾ المَهْدِيُّ العَبَّاس. 4

"سب سے پہلے جس شخص نے خطبہ جمعہ ...

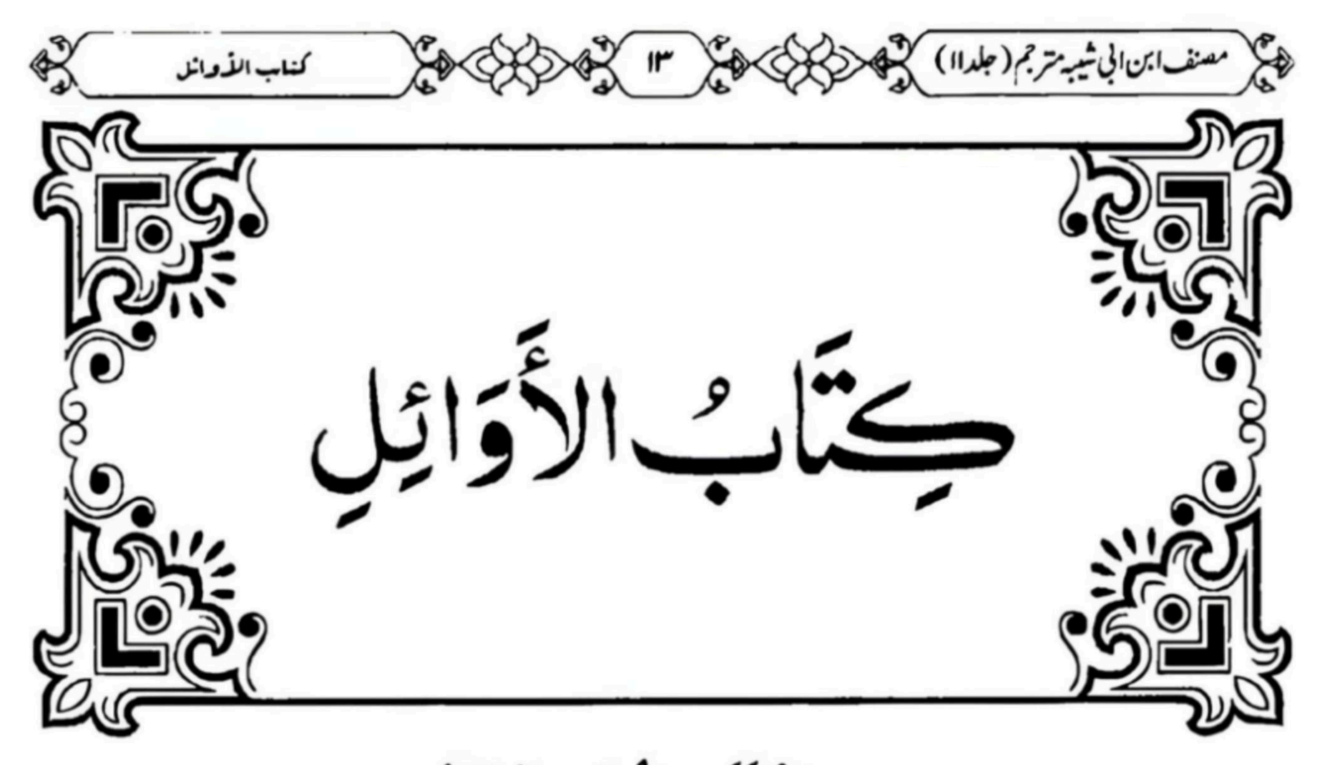
1 لطائف المعارف:٥٥٧؛ تلقيح الفهوم اهل الاثر:٤٦٤؛ السكتوارى:٩٤؛ الاوائل للسيوطى۔ 2 مصنف ابن ابى شيبة: ١/ ١١٣، ١٤/ ٧٩؛ السيوطى فى الدر: ٦/ ٢٢٢؛ تاريخ الخلفاء، ص:٧٧۔ 3 الاوائل للسيوطى؛ السكتوارى: ٩٤۔

4 الأوائل للسيوطى؛ السكتوارى:٩٥۔

کیا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ بڑھ گیا تھا؟

اس حوالے سے جو روایت پیش کی جاتی ہے وہ ضعیف ہے۔ مسلم اصول ہے کہ بخاری و مسلم کے علاوہ مدلس کی عن والی روایت بغیر سماع کی تصریح کے ضعیف ہوتی ہے۔ مذکورہ سند میں "مغیرہ بن مقسم الضبی" راوی مدلس ہے اور "عن" سے بیان کر رہا ہے سماع کی صراحت نہیں کی لہذا روایت ضعیف ہے۔

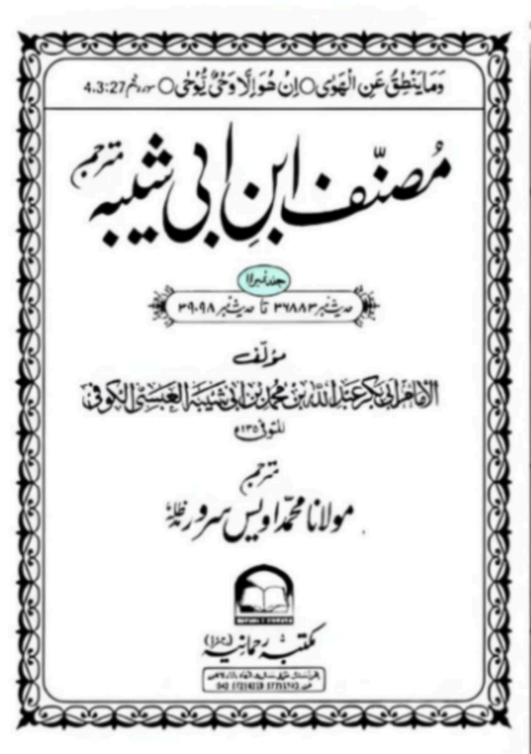
(تعریف أهل التقدیس بمراتب الموصوفین بالتدلیس ابن حجر 46/1
الفتح المبین في تحقیق طبقات المدلسین 12)



كِتَابُ الأَوَائِلِ

(١) بَابُ أَوَّلِ مَا فُعِلَ وَمَنْ فَعَلَهُ

سب سے پہلے کون سا عمل کس نے کیا؟



قَرَأْتُ عَلَى مَسْلَمَةَ بْنِ الْقَاسِمِ ، حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ
بِبَغْدَادَ ، فِي رَبِيعِ ... أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ وَثَلَاثَ
عُبْدُوس ... سَنَةَ تِسْعِينَ
أَبِي شَ...

(٣٦٨٨٣ ... مِغْوَ...
بِالْكَ... يَوْمًا

(٣٦٨٨٣ ... کا عہدہ
...ن تک یوں ...

(٣٦٨٨٤) حَدَّثَنَا ... ، قَالَ : أَوَّلُ مَ...
وَأَوَّلُ مَنْ أَذَّنَ فِي الْعِيدَيْنِ زِيَادٌ.

(٣٦٨٨٤) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے عیدین کے لئے منبر ... لئے اذان زیاد نے دلوائی۔

(٣٦٨٨٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ جَالِسًا مُعَاوِيَةُ حِينَ كَبِرَ وَكَثُرَ شَحْمُهُ وَعَظُمَ بَطْنُهُ.

(٣٦٨٨٥) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ لیکن یہ اس وقت ہوا جب وہ بوڑھے ہو گئے تھے، جسم فربہ اور پیٹ بڑھ گیا تھا۔

ضعیف

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

امام ذھبیؒ ایک قول نقل کرتے ہیں ابنِ فضیلؒ کا کہ وہ فرماتے ہیں کہ مغیرہ بن مقسم تدلیس کیا کرتے تھے ہم ان کی صرف وہی روایات لکھتے ہیں جن میں وہ سماع کی تصریح کریں

(تہذیب الکمال للذہبی 6892)

وعنه : الثوري ، وشبابة ، وإسحاق بن سليمان ، وعلي بن عاصم ، وأبو داود ، ومحمد بن سواء ، وطائفة .

قال أحمد : ما أرى به بأسًا ، وقال أبو حاتم : صالح الحديث صدوق . وقال الدارقطني : لا بأس به .

٦٨٩٢ ـ ع : مغيرة [1] [٤/ق ٥٩ ـ ب] **بن مقسم الضبي مولاهم ، الكوفي الفقيه الأعمى ، أبو هشام.**

عن : أبي وائل ، وإبراهيم النخعي ، والشعبي ، ومجاهد ، وأبي رزين الأسدي ، وأم موسى ـ سرية عليّ بن أبي طالب ـ وطائفة .

وعنه : شعبة ، والثوري ، وزائدة ، وجرير بن [عبد الحميد] [2] ، وإسرائيل ، وخالد بن عبد الله الطحان ، وأبو عوانة ، وهشيم ، ومحمد بن فضيل ، وخلق .

قال شعبة : كان مغيرة أحفظ من الحكم ، وقال نعيم بن حماد ، عن ابن فضيل : كان المغيرة يدلس وكنا لا نكتب عنه إلا ما قال : حدثنا إبراهيم، وقال أبو بكر بن عياش : كان مغيرة من أفقههم ، وروى عبيد ابن يعيش عن أبي بكر بن عياش قال : ما رأيت أحدًا أفقه من مغيرة فلزمته . وقال جرير بن عبد الحميد : قال ... شيءٌ ونسيته . وقال معتمر : كان أبي يحثني ... كتاب . وقال أبو حاتم ، عن أحمد بن ح... عامة ما روى عن إبراهيم إنما سمعه من ... ومن الحارث العكلي ، وعبيدة . قال : و... وحده . قال : وكان إبراهيم حافظًا صاح...

تَذْهِيبُ تَهْذِيبِ الكَمَالِ فِي أَسْمَاءِ الرِّجَالِ

للإمام الحافظ

شيخ الإسلام محدث العصر وإمام المؤرخين

شمس الدين أبي عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قيماز

الشهير بـ " الذهبي "

(٦٧٣-٧٤٨ هـ)

تحقيق

مسعد كامل — أيمن سلامة

مجدي السيد أمين

المجلد التاسع

الناشر

الفاروق الحديثة للطباعة والنشر

---

(١) التهذيب (٢٨/ ٣٩٧ ـ ٤٠٤) .

(٢) في الأصول : حازم . خطأ فلم يذكر جرير ... تهذيبه ، وكذا لم يذكر المغيرة في ترجمة جرير ... ابن عبد الحميد.

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

سبط ابنِ العجمی الشافعیؒ نے مغیرہ بن مقسم کو اپنی کتاب مدلسین میں شمار کیا ساتھ امام احمد بن حنبلؒ اور ابنِ فضیلؒ کا قول نقل کیا کہ مغیرہ بن مقسم تدلیس کرتا ہے اور خصوصاً ابرہیم النخعیؒ سے اس کی روایت تب تک صحیح تسلیم نہیں کی جائے گی جب تک کہ سماع کی صراحت نہ کر دے۔

(التبیین الأسماء المدلسین ابن العجمی الشافعی 56)

٧٥ ـ (مصعب بن سعيد) كان مدلساً ذكره ابن حبان في ثقاته.

٧٦ ـ (٤) (مغيـرة بن مقسم الضبي) قال ابن فضيل كان يدلس فلا يكتب إلا ما قال حدثنا ابراهيم وقال أحمد بن حنبل عامة حديثه عن ابراهيم مدخول إنما سمعه من حماد ومن يزيد بـن الوليد والحـرث العكلي وجعل أحمد يضعف حديثه عن ابراهيم يعني النخعي.

٧٧ ـ (م ٤) (مكحول الدمشقي) ذكره ابن حبان في ثقاته ولفظه ربما دلس انتهى وهو مشهور بالإرسال عن جماعة لم يلقهم.

٧٨ ـ (٤) (موسى بن عقبة) في البخاري روايته عن الزهري وفي بعضها

= ٣ ـ شروط الأئمة الخمسة.
٤ ـ ضحى الاسلام ١١٩/٢ ـ ١٢٠.
٥ ـ تعريف أهل التقديس ٤٥/٤٥.

٧٥ ـ مصعب بن سعيد:
هو مصعب بن سعيد ابو خيثمة المصيصي (أصل
قال ابن حجر قال ابن عدي كان يصحف وق
قال ابن عدي يحدث عن الثقات بالمناكير ويصح
راجع:
١ ـ ميزان الاعتدال ١١٩/٤ ـ ١٢٠.
٢ ـ تعريف اهل التقديس ترجمة رقم ١٠٦/١

٧٦ ـ مغيرة بن مقسم:
هو مغيرة بن مقسم الضبي الكوفي صاحب ابراهي
ووصفه النسائي بالتدليس وكذلك حكاه العجلي
وقال أبو داود: كان يدلس.
وقال ابو حاتم عن احمد بن حنبل انه ضعف
ومائة.
راجع:
١ ـ تهذيب التهذيب (٢٦٩/١٠).
٢ ـ ميزان الاعتدال ١٦٥/٤.
٣ ـ تعريف اهل التقديس ترجمة ١١٢/١٠٧.

٧٨ ـ موسى بن عقبة: =

التبيين لأسماء المدلسين

لسبط ابن العجمي الشافعي

تحقيق
الأستاذ يحي شفيق

دار الكتب العلمية
بيروت ـ لبنان

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

امام ابنِ حبان رحؒ مغیرہ بن مقسم کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ تدلیس کیا کرتے تھے۔

(الثقات لابن حبان 464/7)

السلسلة الجديدة من مطبوعات دائرة المعارف العثمانية ١/١٦/٤



كتاب الثقات

للامام الحافظ محمد بن حبان بن أحمد أبى حاتم

التميمى البستى

(المتوفى سنة ٣٥٤ هـ — ٩٦٥ م)

طبع

باعانة وزارة المعارف للحكومة العالية الهندية

تحت مراقبة

الدكتور محمد عبد المعيد خان مدير دائرة المعارف العثمانية

الطبعة الأولى

بمطبعة مجلس دائرة المعارف العثمانية بحيدر آباد الدكن الهند

١٣٩٣ هـ — ١٩٧٣ م

عنه شعبة بن الحجاج .

{ مغيرة [١] } بن عبيد ، يروى عن أبي

{ مغيرة [٢] } بن عبيد الله الثقفى ، يرو

و زياد سمع من ابن عمر ، روى عنه ا

ابن عبيد الله الثقفى .

{ مغيرة [١] } بن عبد الرحمن ، روى عن

روى عنه إسحاق بن يحيى .

{ مغيرة [١] } بن عبد الرحمن بن عبـ

و كانت له صحبة فيما يزعمون . عداده

ابن سنان .

{ مغيرة [٤] } بن مقسم الضبى ، مولى ضبة ، من أهل الكوفة ، كنيته أبو هاشم [٥] ، يروى عن أبى وائل و نخعى ، روى عنه الثورى و شعبة و جرير ، مات سنة ثلاث و ثلاثين و مائة ، و كان مدلسا

{ مغيرة [٦] } بن مسلم ، أبو محمد الهاشمى . مولى الحسن بن على ، يروى عن أبيه عن على ، روى عنه حماد بن سلمة .

---

(١) له ترجمة فى التاريخ الكبير ٣٢٠/١/٤ (٢) له ترجمة فى التهذيب ٢٦٧/١٠ .

(٣) من التاريخ الكبير وغيره ، و وقع فى الأصل و س : المدينة ـ مصحفا .

(٤) له ترجمة فى التاريخ الكبير ٤/١ / ٣٢٢ (٥) و مثله فى نسخة من التاريخ الكبير ، و فى نسخة من التاريخ الكبير و الجرح و التعديل : أبو هشام ـ كذا (٦) لم نظفر به .

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

امام ابنِ الجعد ؒ اپنی سند سے ابنِ فضیل ؒ کا قول نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ مغیرہ بن مقسم تدلیس کرتا ہے خاص طور پہ ابرہیم النخعی ؒ سے ہم اس کی روایات تب تک نہیں لکھتے جب تک کہ وہ سماع کی تصریح نہ کر دے۔

(مسند ابنِ الجعد 644 وسندہ صحیح)

٦٣٧ ـ وبه عن إبراهيم أن علقمة والأسود كانا يضربان ولائدهما إذا زنين .

٦٣٨ ـ وبه عن إبراهيم عن الأسود أنه أكل من لحم فرس له .

٦٣٩ ـ وبه عن إبراهيم أنه قال : كان يقال : لا يقطع صلاة المسلم شيء .

٦٤٠ ـ **حدثنا** أحمد بن زهير نا عبيد بن يعيش قال : سمعت أبا بكر بن عياش يقول : ما رأيت أحداً أفقه من مغيرة فلزمته .

٦٤١ ـ **قال وحدثنا** يحيى بن معين عن حجاج عن شعبة قال : مغيرة أحفظ من الحكم .

٦٤٢ ـ **قال** وسمعت يحيى يقول : مات مغيرة سنة أربع وثلاثين .

٦٤٣ ـ **قال** وسمعت أحمد بن حنبل يقول : أُخْبِرْتُ أن مغيرة مات سنة ثلاث وثلاثين .

٦٤٤ ـ **حدثنا** محمد بن هارون نا نعيم بن حماد قال : سمعت ابن فُضَيل يقول : كان المغيرة يدلس . فكنا لا نكتب عنه إلا ما قال : حدثنا إبراهيم .

٦٤٥ ـ **حدثنا** أبو سعيد نا عبد الله بن الأجلح قال : رأيت المغيرة يخضب بحناء .

مُسْنَدُ ابْنِ الجَعْدِ
لمُسْنِدِ بَغْدَاد
الحَافِظ الثبْت أبي الحسَن عَلي بْن الجَعْد بْن عُبَيْد الجَوْهَرِي
المولود ١٣٤هـ - المتوفى ٢٣٠هـ
روَايَة وَجَمْع
الحَافِظ الثِقَة الكَبِير أبي القَاسِم عَبْد الله بْن مُحَمَّد البَغَوي
المولود ٢١٤هـ - المتوفى ٣١٧هـ
مراجعة وتعليق وفهرسة
الشَيْخ عَامِر أحْمَد حَيْدَر
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

٦٤٦ ـ **حدثنا** عباس عن ابن أبي الأسود قال :

٦٤٧ ـ **حدثنا** ابن هانىء نا أحمد بن حنـ
سمعت هذا من إبراهيم ؟ قال : وما تريد إلى هذا ؟

٦٤٨ ـ **حدثنا** محمد بن حميد نا جريـ
الزيوف [1] عبيد الله بن مرجانة .

٦٤٩ ـ **حدثنا** علي أنا شعبة عن المغيرة عن
نفسها ، وإذنها سكوتها .

---

(١) والدراهم زيوفاً : صارت مردودة لغشٍ . القاموس (٣/ ١٥٠).

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

امام ابن حجرؒ نے مغیرہ بن مقسم کو تیسرے طبقے کے مدلسین میں شمار کیا ہے مزید امام نسائیؒ اور ابن فضیلؒ کا قول لکھا کہ انہوں نے بھی مغیرہ کو مدلس کہا۔

(طبقات المدلسین لابن حجر 16)

١٢ المرتبة الثالثة

﴿ ق محرز ﴾ بن عبد الله أبو رجاء الجزري من أتباع التابعين وصفه ابن حبان بذلك في الثقات

﴿ ع مروان ﴾ بن معاوية الفزاري من أتباع التابعين كان مشهورا بالتدليس وكان يدلس الشيوخ أيضا وصفه الدارقطني بذلك

﴿ مصعب ﴾ بن سعيد أبو خيثمة المصيصي أصله من خراسان روى عن أبي خيثمة الجعفي وابن المبارك وغيرهما وعنه الحسن بن سفيان وأبو حاتم الرازي وجماعة قال ابن عدي كان يصحف وقال ابن حبان في الثقات كان يدلس ... في آخر عمره

﴿ ع المغيرة ﴾ بن مقسم الضبي الكوفي صاحب ابراهيم النخعي ثقة مشهور ... النسائي بالتدليس وحكاه العجلي عن أبي فضيل وقال أبو داود كان لا يدلس ... ماحكاه العجلي انه كان يرسل عن ابراهيم فاذا وقف أخبرهم ممن سمعه

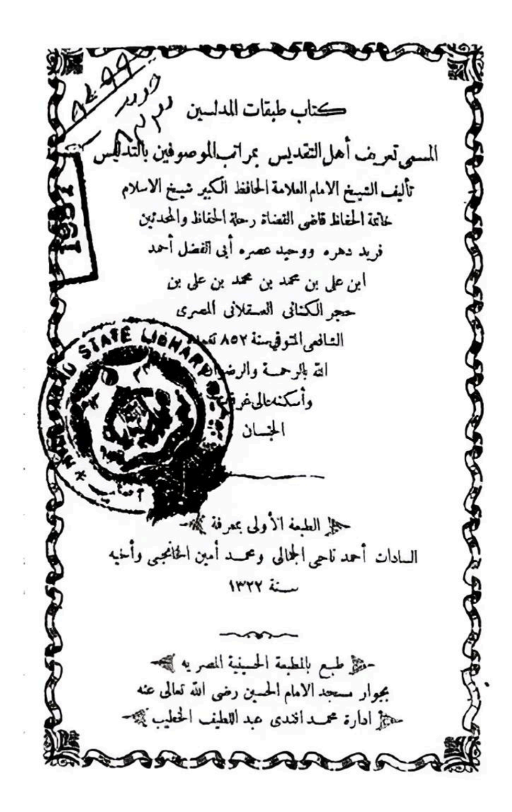
﴿ م ٤ مكحول ﴾ الشامي الفقيه المشهور تابعي ... لم يسمع من ... الاعن نفر قليل ووصفه بذلك ابن حبان وأطلق ... للمتقدمين الا في قول ابن حبان

﴿ ت ق ميمون ﴾ بن موسى المرائي (١) ... والدارقطني كان يدلس وكذا حكاه ابن عدي ...

﴿ ع هشام ﴾ بن حسان البصري ... جرير بن حازم قاعدت الحسن سبع سنين ... الحسن باشياء ... أحدها ... حدثه ...

... وصفه ...

لنا شيئا فوا مدهم ... أصبح أدلى علم ... داود ... حدثكم ... فهذا ينبغي أن ... تدليس ...


كتاب طبقات المدلسين

المسمى تعريف أهل التقديس بمراتب الموصوفين بالتدليس

تأليف الشيخ الامام العلامة الحافظ الكبير شيخ الاسلام

خاتمة الحفاظ قاضي القضاة رحلة الحفاظ والمحدثين

فريد دهره ووحيد عصره أبي الفضل أحمد

ابن علي بن محمد بن محمد بن علي بن

حجر الكناني العسقلاني المصري

الشافعي المتوفى سنة ٨٥٢ تغمده

الله بالرحمة والرضوان

وأسكنه أعالي غرف

الجنان

الطبعة الأولى بمعرفة

السادات أحمد ناجي الجمالي ومحمد أمين الخانجي وأخيه

سنة ١٣٢٢

طبع بالمطبعة الحسينية المصرية

بجوار مسجد الامام الحسين رضي الله تعالى عنه

ادارة محمد افندي عبد اللطيف الخطيب

(١) — المرائي — نسبة الى امرئ ...

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

محدث العصر شیخ زبیر علی زئی ؒ نے مغیرہ بن مقسم کو مدلسین کے تیسرے طبقے کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ جب تک وہ سماع کی صراحت نہ کریں تو روایت ضعیف ہوتی ہے اور فرمایا ہے کہ مغیرہ تدلیس کیا کرتے تھے۔ (الفتح المبین 126)

المرتبة الثالثة
وعدتهم خمسون نفسًا

(٣/١٠٧) ع/ المغيرة بن مقسم الضبي الكوفي ، صاحب إبراهيم النخعي ، ثقة مشهور ، وصفه النسائي ☆ بالتدليس ، وحكاه العجلي ☆☆ عن ابن فضيل ، وقال أبو داود :"كان لا يدلس" ☆☆☆ وكأنه أراد ماحكاه العجلي أنه كان يرسل عن إبراهيم فإذا وقف أخبرهم ممن سمعه .

(٣/١٠٧) ثقة مدلس و قال الحافظ ابن حجر : "ثقة متقن إلا انه كان يدلس ولا سيما عن إبراهيم" (التقريب :٦٨٥١)

توفي سنة ١٣٦ھ

☆ انظر الرقم المتقدم :٣٦.

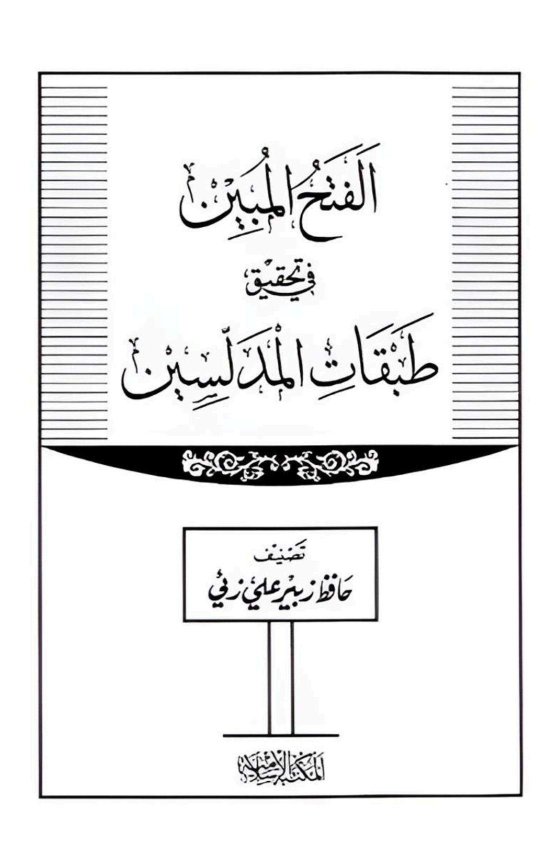
☆☆ تاريخ الثقات(ص٤٣٧)

☆☆☆ تهذيب التهذيب (١٠/ ٢٧٨) رواه ابو عبيد الآجري عنه والآجري هذا مجهول الحال ، لم أجد من وثقه او لينه ، وله سؤالات "مفيدة" !!

ذكره في المدلسين:العلائي (ص١١٠) وابوز رعةابن العر
والذهبي والمقدسي والدميني (٣/١٥٦) و ابن طلعت
وقال محمد بن فضيل بن غزوان :"كان المغيرة يدلس ف
(مسند على بن الجعد ١/ ٤٣٠ ح ٦٣
و فيه دليل على أن حديث المغيرة بن مقسم فيما روى ع
فوائد: و قال احمد بن حنبل في مغيرة بن مقسم :"ك
إبراهيم مدخول ، عامة ما روى عن إبراهيم إنما
العكلي و عن عبيدة و عن غيره ." و جعل يضعف حدي

حماد هو ابن أبي سليمان و عبيدة هو ابن معتب الضعيف
ورماه بالتدليس ابن حبان وغيره و روى الآجري المجهو

و هذه الرواية منكرة مردودة و لم تثبت عن أبي داود ر
الآجري : فهذه حكاية منكرة . (سير اعلام النبلاء ١١/



مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

عواد بن حسن الخلف رحؒ نے مغیرہ بن مقسم کو مدلسین میں شمار کیا ہے۔

(روایات المدلسین للخلف 9)

الباب الثاني :

روايات المدلسين في صحيح البخاري

الذين لا تقبل عنعنتهم ما لم يصرِّحوا بالسماع ،

أو ما يقوم مقام التصريح بالسماع ، وفيه فصلان :

الفصل الأول : روايات المدلسين من المرتبة الثالثة ، وفيه مباحث :

المبحث الأول : حبيب بن أبـي ثابت .

المبحث الثاني : الحسن بن ذكوان .

المبحث الثالث : حميد الطويل .

المبحث الرابـع : سليمان بن مهران .

المبحث الخامس : طلحة بن نافع .

المبحث السادس : عامر بن عبد الله .

المبحث السابـع : عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعو

المبحث الثامن : عبد الرحمن بن محمد بن زياد .

المبحث التاسع : عبد الله بن أبـي نجيح .

المبحث العاشر : عبد الملك بن جريج .

المبحث الحادي عشر : عبد الملك بن عمير .

المبحث الثاني عشر : عثمان بن عمر .

المبحث الثالث عشر : عكرمة بن عمَّار .

المبحث الرابـع عشر : عمر بن عبيد الطنافسي .

المبحث الخامس عشر : عمرو بن عبد الله ، أبو إسحاق السبيعي .

المبحث السادس عشر : قتادة بن دعامة السدوسي .

المبحث السابع عشر : مبارك بن فضالة .

المبحث الثامن عشر : محمد بن عجلان .

المبحث التاسع عشر : محمد بن عيسى بن نجيح .

المبحث العشرون : محمد بن مسلم بن تدرس ، أبو الزبير .

المبحث الحادي والعشرون : مروان بن معاوية .

المبحث الثاني والعشرون : المغيرة بن مقسم .

روايات المدلسين

في صحيح البخاري

جمعها - تخريجها - الكلام عليها

تأليف

الدكتور عواد الخلف

دار البشائر الإسلامية

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

امام ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ مغیرہ بن مقسم ثقہ تھے مگر تدلیس کیا کرتے تھے خاص طور پہ ابرہیم النخعیؒ سے۔

(تقریب التہذیب 6899)

تقريب التهذيب

تأليف

الحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

٧٧٣ - ٨٥٢ هجرية

مع التوضيح والإضافة من كلام الحافظين المزي وابن حجر أو من مآخذهم

حققه وعلق عليه ووضعه وأضاف إليه

أبو الأشبال صغير أحمد شاغف الباكستاني

تقديم

بكر بن عبد الله أبو زيد

دار العاصمة للنشر والتوزيع

٦٨٩٣ ع المغيرة بن عبد الرحمن
وزاي، الحزامي، المدني
قال أبو داود: كان قد نزل

٦٨٩٤ س المغيرة بن عبد الرحمن
خزيمة، الحرّاني، أبو أ
ثلاث وأربعين.

٦٨٩٥ س المغيرة بن عبيد الله بن
مقبول، من السابعة.

٦٨٩٥ز/١ سي ق (المغيرة بن أبي عبيد، أب

٦٨٩٦ د المغيرة بن فروة الثقفي
مشهور بكنيته، مقبول،

٦٨٩٧ قدت المغيرة بن أبي قرة السدوسي، مستور، من الخامسة.

٦٨٩٨ بخ ت س ق المغيرة بن مسلم (الأزدي)، القسملي، بقاف وميم مفتوحتين بينهما مهملة ساكنة، أبو سلمة (الخراساني) السّراج، بتشديد الراء، المدائني، أصله من مرو، صدوق، من السادسة.

٦٨٩٩ ع المغيرة بن مِقسم، بكسر الميم، الضبي مولاهم، أبو هشام الكوفي، الأعمى، ثقة متقن إلا أنه كان يدلّس ولاسيما عن إبراهيم، من السادسة، مات سنة ست وثلاثين على الصحيح.

٦٩٠٠ خ م د ت س المغيرة بن النعمان النخعي، الكوفي، ثقة، من السادسة.

٦٩٠١ ق المغيرة بن نَهيك الحجري، بفتح المهملة وسكون الجيم، المصري، مجهول، من الرابعة.

٦٩٠١/١ سي ق المغيرة أبو الوليد، أو أبو المغيرة الوليد، في الكنى [٨٤٥٢].

---

(١) كذا في «نسخة المصنف» و«ح» و«ز» و«تهذيب الكمال»، وهو الصواب. وفي بقية النسخ و«تهذيب التهذيب»: «عوف»، وهو خطأ.

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

امام ابن العراقیؒ نے مغیرہ بن مقسم کو اپنی کتاب مدلسین میں شمار کیا اور ساتھ ابنِ فضیلؒ اور امام احمدؒ کا قول لکھا کہ انہوں نے فرمایا کہ مغیرہ تدلیس کرتا ہے خاص طور پہ ابرہیم النخعیؒ سے اس کی روایت تب تک قابل قبول نہیں جب تک کہ سماع کی صراحت نہ کر دے۔

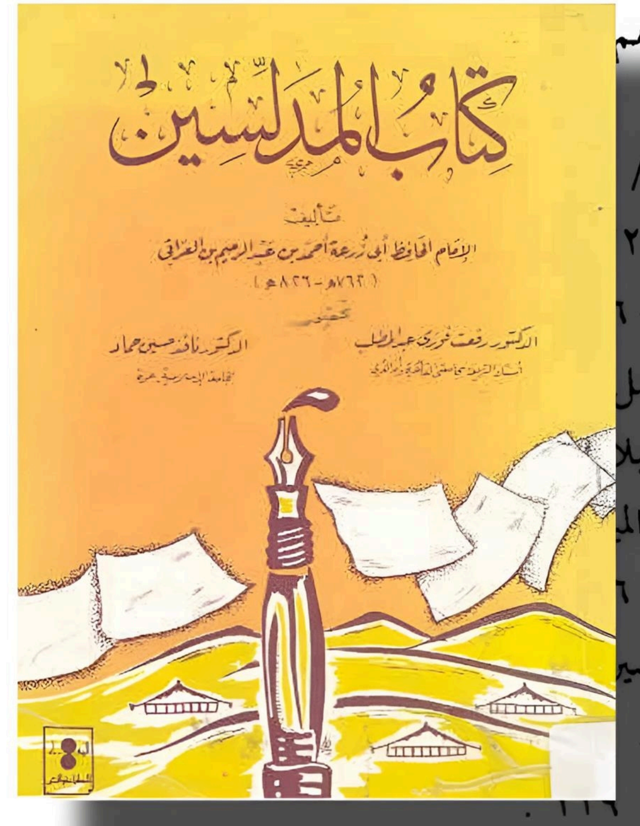
(کتاب المدلسین للعرابی 93)

٦٣ ــ ع : مغيرة (١) بن مقسم الضبى ، قال محمد بن فضيل (٢) : كان يدلس وكنا لا نكتب عنه إلا ما قال: حدثنا إبراهيم ، وقال أحمد بن حنبل (٣) : عامة حديثه عن إبراهيم مدخول إنما سمعه من حماد ومن يزيد بن الوليد والحارث العكلى وعبيدة وغيرهم، وجعل يضعف حديثه عن إبراهيم وحده .

= « كان يدلس ، وكف فى آخر عمره » . (رقم ١٠٦ ص ٤٦) .

(١) جامع التحصيل ١١٠ ، وذكره ابن حجر فى المرتبة الثالثة ١١٢ .

المغيرة بن مقسم الضبى مولاهم أبو هشام الكوفى ، الأعمى صاحب إبراهيم النخعى ، ثقة متقن ، قال شعبة : مغيرة أحفظ من حماد ، وكذا قال ابن معين ، إلا أنه كان يدلس ولا سيما عن إبراهيم ، وصفة بالتدليس النسائى وابن حبان وإسماعيل القاضى والحاكم وغيرهم وقال أبو داود : كان لا يدلس وكأنه أراد ماحكاه العجلى أنه كان يرسل عن إبراهيم فإذا وقف أخبرهم ... الصحيح، روايته فى الكتب الستة .



انظر ترجمته : طبقات ابن سعد ٦/ ... طبقات خليفة ١٦٥ ، التاريخ الكبير ٧ / ... العجلى ٤٣٧ ، المعرفة والتاريخ ٢/ ٦٠٥ ... ٨/ ٢٢٨، ثقات ابن حبان ٧/ ٤٦٤ ، الكامل ... معرفة علوم الحديث ١٠٥ ، تهذيب سير النبلا... الكاشف ٣/ ١٦٩، العبر ١/ ١٣٨ ، ا... ٢/ ٦٧٣، جامع التحصيل ٢٨٤ ، التبيين ... ٢/ ٢٧٠ ، طبقات الحفاظ ٥٩ ، أسماء المدلسي...

(٢) انظر : التهذيب ــ لابن حجر ١٠ / ٢٦٩ .

(٣) انظر : الجرح والتعديل ــ لابن أبى حاتم ٨/ ...

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

امام ذہبیؒ ایک قول نقل کرتے ہیں ابنِ فضیلؒ کا کہ وہ فرماتے ہیں کہ مغیرہ بن مقسم تدلیس کیا کرتے تھے ہم ان کی صرف وہی روایات لکھتے ہیں جن میں وہ سماع کی تصریح کریں۔

(تہذیب الکمال للذہبی 6892)

وعنه : الثوري ، وشبابة ، وإسحاق بن سليمان ، وعلي بن عاصم، وأبو داود ، ومحمد بن سواء ، وطائفة .

قال أحمد : ما أرى به بأسًا ، وقال أبو حاتم : صالح الحديث صدوق . وقال الدارقطني : لا بأس به .

٦٨٩٢ ـ ع : مغيرة [1] [٤/ق ٥٩ ـ ب] **بن مقسم الضبي مولاهم ، الكوفي الفقيه الأعمى ، أبو هشام.**

عن : أبي وائل ، وإبراهيم النخعي ، والشعبي ، ومجاهد ، وأبي رزين الأسدي ، وأم موسى ـ سرية عليّ بن أبي طالب ـ وطائفة .

وعنه : شعبة ، والثوري ، وزائدة ، وجرير بن [عبد الحميد] [2] ، وإسرائيل ، وخالد بن عبد الله الطحان ، وأبو عوانة ، وهشيم ، ومحمد بن فضيل ، وخلق .

قال شعبة : كان مغيرة أحفظ من الحكم ، وقال نعيم بن حماد ، عن ابن فضيل : كان المغيرة يدلس وكنا لا نكتب عنه إلا ما قال : حدثنا إبراهيم، وقال أبو بكر بن عياش : كان مغيرة من أفقههم ، وروى عبيد ابن يعيش عن أبي بكر بن عياش قال : ما رأيت أحدًا أفقه من مغيرة فلزمته . وقال جرير بن عبد الحميد : قال [...] شيءٌ ونسيته . وقال معتمر : كان أبي يحثني [...] كتاب . وقال أبو حاتم ، عن أحمد بن [...] عامة ما روى عن إبراهيم إنما سمعه من [...] ومن الحارث العكلي ، وعبيدة . قال : و[...] وحده . قال : وكان إبراهيم حافظًا صاح[...]

---

(١) التهذيب (٢٨/ ٣٩٧ ـ ٤٠٤) .

(٢) في الأصول : حازم . خطأ فلم يذكر جرير [...] تهذيبه ، وكذا لم يذكر المغيرة في ترجمة جرير [...] ابن عبد الحميد.

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

امام ابنِ حجرؒ نے مغیرہ بن مقسم کو تیسرے طبقے کے مدلسین میں شمار کیا ہے جس کے لئے سماع کی صراحت لازمی ہوتی ہے وگرنہ روایت ضعیف تصور کی جاتی ہے مزید امام نسائیؒ اور ابنِ فضیلؒ کا قول لکھا کہ انہوں نے بھی مغیرہ کو مدلس کہا۔ (أهل التقديس لابن حجر 46)

(١٠٦) مُصْعَب بن سعيد أبو خيثمة المِصِّيصي ، أصله من خراسان ، روى عن أبي خيثمة الجعفي وابن المبارك وغيرهما، وعنه الحسن بن سفيان وأبو حاتم الرازي وجماعة ، قال ابن عدي « كان يصحف » وقال : ابن حبان في الثقات « كان يدلس ، وكف في آخر عمره » ٠

المرتبة الثالثة
وعدتهم خمسون نفساً

(١٠٧) ع/المغيرة بن مقسم الضَّبِّي الكوفي ، صاحب ابراهيم النخعي ، ثقة مشهور ، وصفه النسائي بالتدليس ، وحكاه العجلي عن أبي فضيل ، وقال أبو داود كان لا يدلس » وكأنه أراد ما حكاه العجلي أنه كان يرسل عن ابراهيم فاذا وقف أخبرهم ممن سمعه ٠

(١٠٨) م٤/مكحول الشامي ، الفقيه المشهور ، تابعي ، يقال انه لم يسمع من الصحابة الا عن نفر قليل ، ووصفه بذلك ابن حبان ، وأطلق الذهبي أنه كان يدلس ... للمتقدمين ، الا في قول ابن حبان ...

---

(١٠٦) قال الذهبي في الميزان : « صاحب ...
« يحدث عن الثقات بالمناكير ويص...
وعبارة ابن حبان كما في اللسان « ...
عن ثقة وبين السماع في حديثه لا ...
عمره » وقال صالح جزره « شيخ ض...

(١٠٧) ثقة متقن الا انه كان يدلس ولا ...
مات سنة ٣٦ على الصحيح ٠

(١٠٨) ثقة فقيه ، كثير الارسال ، من ...
ومائـــة ٠

تعـريف أهــل التقــديس
بمراتب الموصوفين بالتدليس

للحافظ العلامة الكبير
أحمد بــن علي بــن محمد
الشهير بابن حجر العسقلاني
المتوفى (٨٥٢ هـ)

تحقيق وتعليق
د٠ عاصم بن عبدالله القريوتي
استاذ مساعد بكلية الحديث والدراسات الاسلامية
بالجامعة الاسلامية – بالمدينة المنورة

وفي آخر الكتاب :
ملحق باسماء المدلسين ومنظومتين باسماء المدلسين